السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کچھ لوگ قطب اور ابدال کے وجود پر حدیث پش کرتے ہیں۔ یہ حدیث کہاں ہے اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ (سید عبدالناصر، ضلع مردان

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود(کتاب المہدی باب 1ح 4286)اور مسند احمد(ج2ص 316)میں ہے کہ:

"فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ   الخ"

(پھر جب لوگ یہ دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کی ٹولیاں آکر اُس کی بیعت کریں گی۔ الخ"

اس کی سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔"صاحب لہ" بھی مجہول ہے۔

مسند احمد(ج5ص 322)کی ایک روایت میں ہے کہ:

"الأبدال فی ہذہ الأمة ثلاثون   الخ"

"اس اُمت میں تیس ابدال ہیں۔۔۔الخ"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو"منکر"کہا ہے۔اس کے راوی حسن بن ذکوان سخت مدلس تھے اور عن سے روایت کی ہے۔عبدالواحد بن قیس ضعیف علی الراجح راوی ہے۔

نیز سیدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ملاقات بھی ثابت نہیں۔یعنی یہ سند ضعیف ہی ضعیف ہے۔

مسند احمد(ج1ص 112)میں ہے کہ:

"الأبدالُ یکونون بالشّام   الخ"

"ابدال شام میں ہوں گے۔۔۔الخ"

(اس کی سند انقطاع کیوجہ سے ضعیف ہے۔شریح بن عبید کی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔دیکھئے تعلیق الشیخ احمد شاکر علی المسند(ج2ص 171

(وقال ابن عساکر:"ہذا منقطع""اور ابن عساکر نے کہا: یہ منقطع ہے"(الحاوی للفتاوی 2/242"

معلوم ہوا کہ ابدالی والی تمام روایات ضعیف ومردود ہیں۔بعض علماء کا یہ قول کہ"فلاں شخص ابدال میں سے تھا"کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور نہ اس سے صوفیوں والے ابدال مراد ہیں۔اس لیے:

"نظم اللآل فی الکلام علی الأبدال"

اور

"الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال"

جیسی کتابیں لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

"ثَبِّتِ الْعَرْشَ ثُمَّ انْقُشْ""پہلے تخت کو ٹھہرائیں پھر نقش نگاری کریں"

(علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سیف بن عمر (کذاب) وغیرہ کی روایات جمع کرکے ابدال وغیرہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ (دیکھئے الحاوی للفتاویٰ ج2 ص 242

قطب اقطاب والی ایک روایت بھی نہیں ملی۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ومن ذلک أحادیث الأبدال والأقطاب والأغوات والنقباء والنجباء والأوتاد کلھا باطلۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اوراس میں سے ابدال، اقطاب (جمع قطب)، اغوات (جمع غوث)، نقباء (جمع نقیب)، نجباء (جمع نجب) اور اوتاد (جمع وتد) کی تمام احادیث باطل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں باطل طور پر منسوب کیاگیاہے۔ (المنارالمنیف ص 136 فقرہ: 307)

(اسے ملاعلی قاری نے بھی الاسرارالمرفوعۃ فی الاخبارالموضوعہ (ص 470) میں نقل کیاہے۔ (شہادت، دسمبر 2001ء

**فائدہ:۔**

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنہ ہوگا، اس میں لوگ اس طرح تپیں گے جس طرح سونا بھٹی میں تپتا ہے۔ لہذا اہل شام کو بُرانہ کہو کیونکہ اُن میں ابدال ہیں اور شامی ظالموں کو بُراکہو۔۔۔ پھر لوگ قتال کریں گے اور انھیں شکست ہوگی پھر ہاشمی ظاہر ہوگا تو اللہ تعالیٰ انھیں دوبارہ باہم شیر وشکر بنادے گا اور اپنی نعمتوں کی فراوانی فرمادے گا پھر لوگ اسی حالت پر ہوں گے کہ دجال کاخروج ہوگا۔

(المستدرک للحاکم 4/553ح 8658 وسندہ صحیح وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

اس موقوف صحیح روایت میں ابدال کا ذکر ملتا ہے لیکن یہاں ابدال سے مراد نیک اور صحیح العقیدہ لوگ ہیں، نہ کردینا کانظام ہلنے یا چلانے والے لہذا اہل بدعت کا ابدال والی روایات سے نیک لوگوں کے بارے میں الوہیت اورربوبیت والے عقائد گھڑنا باطل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

### جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ85

### محدث فتویٰ